

ہیئت نماز کی حفاظت

نماز اللہ تعالیٰ کی عبادت کا عظیم مظہر ہے۔ اس میں انسان اپنے اعضا و جوارح کے ساتھ اللہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ جسمانی انکسار کے ساتھ مسلمان کا دل بھی عاجزی اور خضوع کے ساتھ اللہ سے مناجات کرتا ہے۔ اس لیے وہ ایسے افعال و اعمال سے گریز کرتا ہے جو نماز کے ظاہر اور اس کی روح کے خلاف ہوں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان افعال سے بچنے کی تاکید فرمائی ہے جو آداب نماز کے منافی ہیں۔ ان میں سے کچھ باتیں تو ایسی ہیں جو خشوع اور توجہ کو منتشر کرتی ہیں۔ جیسے نماز کے اندر ادھر ادھر دھیان کرنا یا بالوں، کپڑوں اور دھڑھی سے کھیلنا۔ کچھ باتیں نماز کی ہیئت سے متعلق ہیں۔ جیسے دل کو اللہ کی طرف متوجہ رکھنا ضروری ہے، اسی طرح نماز کی ہیئت کو درست رکھنا بھی لازمی ہے۔ یہ ہیئت قیام، رکوع، سجدہ اور جلسہ کے بنیادی ارکان پر مشتمل ہے۔

ایک نمازی کا جسم ادائیگی نماز کے دوران میں معتدل رہنا چاہیے۔ قیام کے اندر اعتدال کا مطلب ہے کہ دونوں ٹانگوں پر برابر وزن ڈالا جائے۔ یہ نہ ہو کہ ایک ٹانگ ڈھیلی چھوڑ دی جائے یا دائیں بائیں جھولا جائے۔ رکوع کے اندر اعتدال کمر اور سر کو سیدھا رکھنا ہے اور سجدے کا اعتدال پیٹ کو زمین سے اونچا رکھنا اور ٹانگوں اور بازوؤں کو پیٹ سے جدا رکھنا ہے، جبکہ ماتھا اور ناک زمین سے لگے ہوں۔ جلسے کا اعتدال بھی ایسے ہی سمجھا جاسکتا ہے۔ یعنی کوئی ایسی ہیئت اختیار نہ کی جائے جو نماز کے منافی ہو۔ فقہ کی کتابوں میں ”مکروہات نماز“ کے عنوان کے تحت ایسی تفصیلات مل جاتی ہیں۔

یہاں ہمارے پیش نظر ان احادیث و روایات کا ذکر کرنا ہے جن میں اس ہیئت کے بگڑنے کا بیان ہوا ہے۔ ان میں ایک بات مشترک ہے کہ اس طرح کی شکل اختیار نہ کی جائے جو ایک فرماں بردار بندے کے طریقہ عبادت کے ناموافق ہو۔

۱۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے بیٹے مصعب بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کے ساتھ نماز پڑھی اور رکوع کرتے ہوئے ہاتھ باندھ کر ٹانگوں میں رکھ لیے تو میرے والد نے مجھے منع کیا اور بتایا، پہلے ہم ایسا کیا کرتے تھے، پھر ہمیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے منع کر دیا گیا اور حکم دیا گیا کہ ہم رکوع میں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھیں۔ (بخاری، کتاب الصلوٰۃ)۔

۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز کے اندر قعدہ کرنے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ تو اپنے دائیں پاؤں کو کھڑا کرے اور بائیں پاؤں کو موڑ کر رکھے۔ (سنن ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ)۔

۳۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا کہ وہ سات اعضا پر سجدہ کریں، پیشانی، دو ہاتھ، دو گھٹنے اور دو پاؤں۔ یعنی یہ سات اعضا سجدہ کرتے ہوئے زمین پر ٹکے ہوں۔ ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کرتے ہوئے پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ رخ رکھا۔ (بخاری، کتاب الصلوٰۃ)۔

۴۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سجدہ کرنے میں اعتدال سے کام لو۔ تم میں سے کوئی بازو لمبے نہ بچھالے جیسے کتا بازو بچھاتا ہے۔ آپ کے اس حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اگر بازووں کو زمین پر بچھالیا جائے تو بیٹھے ہوئے کتے سے مماثلت پیدا ہو جاتی ہے اور یہ ایک نمازی کے لیے موزوں نہیں۔ (بخاری، کتاب الصلوٰۃ)۔

ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کرتے ہوئے بازووں کو نہ پھیلا کر بچھایا اور نہ اکٹھا کر کے پہلوؤں سے چپکا لیا۔ (بخاری، کتاب الصلوٰۃ)۔ سنن ابوداؤد و سنن ترمذی میں ہے کہ کچھ صحابہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح سجدہ کرنے میں دشواری کی شکایت کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھٹنوں کی مدد لے لیا کرو۔ (کتاب الصلوٰۃ)۔

۵۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتیں کرنے کی تلقین فرمائی اور تین باتیں کرنے سے روکا۔ آپ نے نصیحت فرمائی کہ میں ہر روز چاشت کے دو نفل پڑھوں، سونے سے قبل وتر پڑھ لیا کروں اور ہر ماہ تین نفل روزے رکھوں۔ آپ نے منع فرمایا کہ اس طرح ٹھونگا مار کر سجدہ کروں جیسے مرغ ٹھونگا مار کر زمین سے دانا چکاتا ہے، اس طرح نماز میں بیٹھوں جس طرح کتا ٹانگیں کھڑی کر کے سرینوں پر بیٹھ جاتا ہے اور بازووں کو زمین پر ایسے بچھالوں جیسے لومڑ بچھاتا ہے۔ (مسند احمد، مسند ابو ہریرہ)۔

پہلی حدیث میں سجدے میں زمین پر بازو بچھانے کو کتے کے بیٹھنے سے مشابہ قرار دیا، جبکہ اس حدیث میں اسی عمل کے لیے (لومڑ کی مثال) 'إفتراش الثعلب' (لومڑ کا بیٹھنا) بیان فرمائی۔ سنن نسائی میں 'إفتراش السبع' (درندے کا بیٹھنا) کے الفاظ ہیں۔ (باب التطبيق)۔ البتہ جلسے میں ٹانگیں کھڑی کر کے سرینوں پر بیٹھنے کو 'إقعاء الكلب' (کتے کے بیٹھنے) سے تشبیہ دی۔ مسند احمد میں 'إقعاء القرد' (بندر کا بیٹھنا) فرمایا گیا۔ (مسند ابو ہریرہ)۔ صحیح مسلم اور سنن ابوداؤد میں اس وضع کو 'عقبة الشيطان' (شیطان کی نشانی، شیطان کا سرینوں کو ایڑیوں پر رکھ کر بیٹھنا) قرار دیا گیا ہے۔

۶۔ مسند احمد، مسند ابو ہریرہ والی حدیث میں جلدی جلدی سجدہ کرنے کو 'نفرة الديك' (مرغ کے ٹھونگے) کے مانند قرار دیا۔ صحیح مسلم میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ یہ منافق کی نشانی ہے کہ وہ سورج کے ڈوبنے کا انتظار کرتا

ہے جب بالکل ڈوبنے پر آتا ہے تو جلدی جلدی کھڑا ہوتا ہے اور چار ٹھونگے مار کر فارغ ہو جاتا ہے اور اللہ کو کم ہی یاد کرتا ہے۔ (کتاب المساجد ومواضع الصلوة)۔ سنن ابوداؤد اور سنن نسائی میں اسے نقرۃ الغراب، (کوئے کا ٹھونگا) قرار دیا گیا ہے۔

۷۔ حضرت وائل بن حجر بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، جب وہ سجدہ کرتے تو گھٹنوں کو ہاتھوں سے پہلے زمین پر رکھتے اور جب سجدے سے اٹھتے تو ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے اٹھاتے۔ یہ حدیث بخاری و مسلم کے علاوہ سب صحاح میں مذکور ہے۔ جمہور فقہانے اسی پر عمل کو بہتر سمجھا ہے، البتہ اوزاعی مالک اور ابن حزم نے ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے زمین پر رکھنے کو ترجیح دی ہے۔ ان کی دلیل حضرت ابو ہریرہ کی یہ روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم سجدہ کرو تو ایسے نہ بیٹھو جیسے اونٹ بیٹھتا ہے، بلکہ تم ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے زمین پر رکھو۔ (مسند احمد، سنن ابوداؤد، سنن نسائی)۔ اس کی وضاحت یوں ہے کہ اونٹ پہلے اپنے گھٹنے زمین پر ٹکاتا ہے تب اگلے قدم زمین پر رکھتا ہے۔ آپ نے اس کی مشابہت سے بچنے کا حکم فرمایا۔

۸۔ زیاد بن صبیح بتاتے ہیں، میں نے حضرت عبداللہ بن عمر کے ساتھ نماز پڑھی اور ہاتھوں کو پہلوؤں پر رکھ لیا۔ جب فارغ ہوئے تو انھوں نے فرمایا اسے الصّلب، کہتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس سے منع فرماتے تھے۔ (سنن ابوداؤد، کتاب الصلوة۔ سنن نسائی، کتاب الافتتاح)۔ اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ وضع سولی پر لٹکائے ہوئے شخص سے مماثلت رکھتی ہے۔ جب اس کے بازوؤں کو سولی کے اطراف سے باندھ دیا جاتا ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ یہود ایسا کیا کرتے تھے۔

۹۔ باجماعت نماز، نماز کی بہترین ہیئت ہے، کیونکہ اس میں اجتماعی ڈسپلن اور نظم و ضبط کا بہترین مظاہرہ ہوتا ہے۔ سب سے پہلی بات صف کا اہتمام رکھنا ہے۔ پھر امام کی پیروی کا خیال رکھنا ہے۔ احادیث میں ان باتوں کی بڑی تاکید آئی ہے۔ صحیح مسلم میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم فرشتوں کی طرح صف بندی کیوں نہیں کرتے جیسا کہ وہ اپنے رب کے حضور کرتے ہیں۔ وہ اگلی صفوں کو مکمل کرتے ہیں اور صفوں میں جڑ کر کھڑے ہوتے ہیں۔ (کتاب الصلوة)۔ حضرت ابومسعود انصاری بیان کرتے ہیں کہ حضور نماز کے وقت ہمارے کندھوں کو چھوتے اور فرماتے سیدھے کھڑے ہو جاؤ اور آگے پیچھے نہ ہو مبادا تمھارے دل بھی ایک دوسرے کے مخالف ہو جائیں۔ تم میں سے زیادہ سمجھدار میرے قریب کھڑے ہوں، پھر ان سے کم تر، پھر ان سے کم تر۔ (مسلم، کتاب الصلوة)۔ حضرت جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ بیمار ہوئے ہم نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی، جب کہ آپ بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت ابوبکر مکرم تھے۔ جب آپ نے ہمیں کھڑے دیکھا تو بیٹھنے کا اشارہ فرمایا۔ نماز سے فارغ ہو کر آپ نے فرمایا: تم ایرانیوں اور رومیوں والا کام کر رہے تھے۔ وہ اپنے مسند نشین بادشاہوں کے حضور کھڑے رہتے ہیں۔ ایسا نہ کرنا! اپنے ائمہ کی پیروی کرنا۔ امام کھڑا ہو کر نماز پڑھائے تو تم بھی کھڑے ہو جاؤ۔ اگر وہ بیٹھا ہو تو تم بھی بیٹھ جاؤ۔ (مسلم، کتاب الصلوة)۔ حضرت ابوالدرداء سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی بستی یاد یہاں میں تین آدمی ہوں اور ان کی جانب سے جماعت کا اہتمام نہ ہو تو ان پر شیطان غلبہ پالیتا ہے، لہذا جماعت کو

اختیار کرو۔ بلاشبہ بھیڑیا کیلی بکری کو کھا جاتا ہے۔ (سنن ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ)۔ جمعہ کی نماز باجماعت نماز کی وسیع تربیت ہے۔ اس کے احکام اور اس کی فضیلتیں اپنی جگہ الگ تفصیل کا تقاضا کرتی ہیں۔

نماز کی روح بندے کا اپنے رب سے عاجزی و انکساری کے ساتھ ہم کلام ہونا ہے۔ یہ مقصد حاصل ہو جائے تو نماز کی تکمیل ہو جاتی ہے، لیکن یہ اس وقت تک ممکن نہیں جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے اصول و ضوابط کے مطابق نماز کی تشکیل نہ کر لی جائے۔ یہ تشکیل اور ہیئت نماز کے عبادت معلومہ ہونے کا پتہ دیتی ہے اور نماز کی پہچان اسی وضع قطع سے ہوتی ہے۔ اس قالب کو اختیار کیے بغیر نماز کا باطن حاصل نہیں ہو سکتا۔ ہمیں اس شکل و ہیئت کو اختیار کرتے ہوئے نماز کی روح اپنے سینوں میں پیدا کرنی ہے۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com